مریض کونسی بیماری میں روزہ چھوڑ سکتا ہے ؟

﴿ما هو المرض الذي يبيح للصائم أن يفطر؟ ﴾

[أردو- الأردية - urdu]

فتوی

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعه

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مد نی

ناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

﴿ ما هو المرض الذي يبيح للصائم أن يفطر؟ ﴾

(باللغة الأردية)

فتوى

محمد صالح المنجد حفظه الله

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المد ني

الناشر

2009 - 1430

islamhouse.com

مریض کونسی بیماری میں روزہ چھوڑ سکتا ہے ؟

وہ کون سا مرض ہے جسکی وجہ سے مریض رمضان کے روزے چھوڑسکتا ہے؟ اورکیا اسکے لئے جائزہے کہ وہ کسی بھی مرض کی وجہ سے روزہ نہ رکھے اگرچہ وہ بیماری تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو؟

الحمد للہ :

اکثر علماء کرام جن میں آئمہ اربعہ بھی شامل ہیں کا مسلک یہ ہے کہ مریض کے لیے اس وقت تک رمضان کے روزے چھوڑنے جائز نہیں جب تک کہ مرض شدید قسم کا نہ ہو-

اورشدید مرض سے مراد ہے کہ :

١ - روزے کی وجہ سے مرض زیادہ ہوجائے -

٢ - روزے کی وجہ سے شفایابی میں تاخیر ہوجائے -

۳ – روزے کی وجہ سے اسے شدید قسم کی مشقت ہو اگرچہ مرض کی زیادتی اورشفایابی میں تاخیر نہ بھی ہو۔

٤ – علماء کرام نے اس کے ساتھ روزے کے سبب سے مرض پیدا ہونے کے خدشہ کو بھی ملحق کیا ہے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المغنی میں کہتے ہیں :

(روزہ نہ رکھنا اس مرض سے مباح ہوتا ہے جومرض شدید ہو اورروزہ رکھنے سے اس میں زیادتی ہو یا پھر اس مرض سےشفایابی میں تاخیر ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے کہا گیا کہ مریض کب روزہ نہیں رکھے گا ؟

توان کا جواب تھا :

جب وہ روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھے ، تو ان سے کہا گیا کہ مثلا بخار ؟ توامام احمد کہنے لگے بخار سے زیادہ شدید مرض کونسا ہے ! ----

اوروہ صحیح شخص جوروزہ کی وجہ سے مرض کا اندیشہ رکھے اس مریض کی طرح ہے جوروزہ کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہونے کا خدشہ رکھتا ہو اسے بھی روزہ چھوڑنے کی ا جازت ہے ، کیونکہ مریض کے لیے روزہ چھوڑنا اس لیے مباح کیا گیا ہے کہ روزہ کی وجہ سے مرض زیادہ اورلمبا ہوجائے لھذا مرض کا خوف بھی اسی معنی میں آتا ہے)

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (٤ / ٤٠٣) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب المجموع میں کہتے ہیں :

(وہ مریض جو اپنے ایسے مرض کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے جس کے زائل ہونے کی امید نہ ہو اسے روزہ رکھنا لازم نہیں --- اوراسی طرح اگر روزہ رکھنے سے ظاہری مشقت ملحق ہوتی ہو اس میں یہ شرط نہیں کہ وہ اس حد تک ختم ہوجائے جس میں روزہ رکھنا ممکن نہ ہو ، بلکہ ہمارے اصحاب کا کہنا ہے کہ : روزہ چھوڑنے کی شرط یہ ہے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے مشقت ہوتی ہوجس کا متحمل نہ ہوا جائے) اھـ دیکھیں المجموع (٦ / ٢٦١) ۔

اوربعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ : ہر مریض کےلیے روزہ چھوڑنا جائز ہے ، اگرچہ روزے کی وجہ سے مشقت نہ بھی ہوتی ہو۔

یہ قول شاذ ہے جسے جمہور علماء کرام نے رد کردیا ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

تھوڑی بہت مرض جس سے ظاہری مشقت نہ ہوتی ہو اس کی وجہ سے ہمارے ہاں بغیر کسی اختلاف کے روزہ چھوڑنا جائز نہیں ۔ اھـ

دیکھیں المجموع (٦ / ٢٦١) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

" روزہ کی وجہ سے جومریض متاثر نہ ہوتا ہو مثلا تھوڑا سا زکام ، یا پھر ہلکی سے سردرد ، اور داڑھ کی درد یا اس طرح کی کوئي اورہلکی پھلکی سے بیماری تواس کی وجہ سے اس کے لیے روزہ چھوڑنا حلال نہیں ۔

اگرچہ بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ مندرجہ ذیل آیت کی بنا

پر اس کے لیے حلال ہے :

" اورجوکوئي مريض ہو" البقرة (١٨٥) ۔

لیکن ہم یہ کہیں گے یہ حکم علت کے ساتھ معلق ہے وہ یہ

کہ مریض کےلیے روزہ ترک کرنا زيادہ بہتر ہو ، لیکن اگر وہ

روزہ رکھنے سے متاثر نہ ہوتا ہو تواس کے لیے روزہ چھوڑنا

جائز نہیں بلکہ اس پر روزہ رکھنا واجب ہے "

دیکھیں الشرح الممتع (٦ / ٣٥٢) ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب